# کستوری ہرن

محمد اعجاز

راجہ ٹولہ ہرلاکھی، پوسٹ ہرلاکھا، وایا امگاؤں کوٹھی، مدھوبنی (بہار)

پیارے بچو! آج ہم تمھیں ایک انوکھے جنگلی جانور کے بارے میں بتلانے جارہے ہیں جو اپنے جسم میں خوشبو کا ایک چھوٹا سا ذخیرہ چھپائے رہتا ہے۔اس عجیب وغریب جانور کا نام کستوری ہرن ہے۔کستوری ہرن قدرت کی بے مثال تخلیق ہے کیونکہ زمین پر اس طرح کا کوئی دوسرا جانور نہیں ہے۔سب سے پہلے ہم ایک بات بتادیں کہ دیکھنے میں یہ تمھیں ہرن جیسا لگے گا، لیکن یہ ہرن کی نسل کا رکن نہیں ہے۔کستوری ہرن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ناف میں نہایت خوشبودار اور انوکھا مادہ کستوری چھپا رہتا ہے جس کا استعمال خوشبو کے لیے اور دواؤں میں ہوتا ہے۔یہ کستوری اس کی ناف میں غدود Gland کی شکل میں ہوتی ہے اس لیے اسے کستوری ہرن کہا جاتا ہے۔تعجب کی بات یہ ہے کہ کستوری صرف نر ہرن میں پائی جاتی ہے۔مادہ ہرن میں کستوری کی تھیلی نہیں ہوتی ہے۔

کستوری ہرن اور ہرن خاندان کے ارکان میں پہلا فرق یہ ہے کہ کستوری ہرن کے سینگ نہیں ہوتے۔تم سوچوگے کہ یہ اپنی حفاظت کیسے کرتا ہوگا! اپنی حفاظت کرنے کے لیے قدرت نے اسے دو بڑے دانت دیے ہیں۔یہ دانت اس کے جبڑے کی دونوں جانب باہر نکلے اور پیچھے کی جانب جھکے دکھائی دیتے ہیں۔قریب سات سینٹی میٹر سے دس سینٹی میٹر لمبے یہ دانت نہایت ہی نوکیلے ہوتے ہیں۔انھی سے

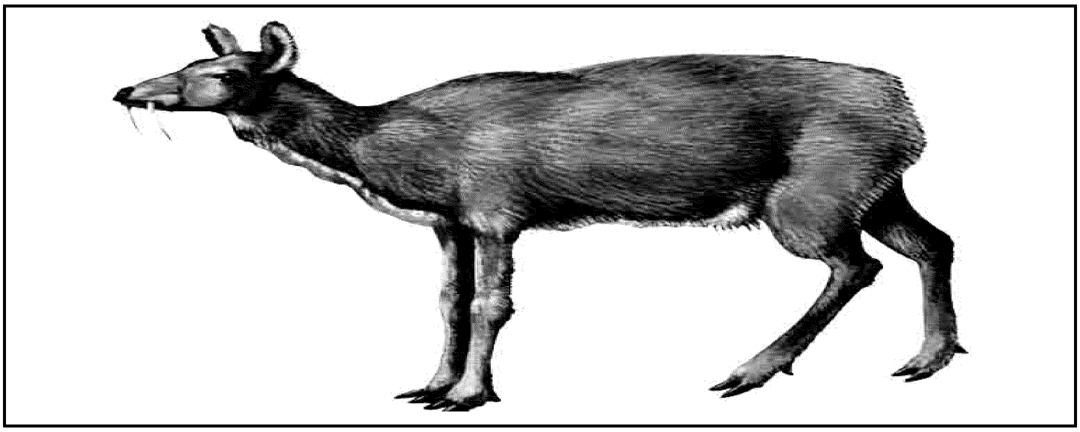

یہ اپنی جان کی حفاظت کرتے ہیں۔ مادہ ہرن کی حفاظت بھی نر ہرن کرتے ہیں۔ اس کے کان کچھ لمبے ہوتے ہیں جنھیں یہ چاروں طرف گھما لیتے ہیں تا کہ آس پاس کے ماحول کو جان سکیں۔ کستوری ہرن کے پورے جسم پر بھورے اور چمکیلے بال ہوتے ہیں۔ ان پر کچھ کالے پیلے دھبے بھی ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ جانور کافی خوب صورت لگتا ہے۔ اس کے پیٹ کا نچلا حصہ سفید ہوتا ہے۔ اس ہرن کے پیر پتلے اور ہلکے ہوتے ہیں۔ اگلے پیر چھوٹے ہوتے ہیں اور پچھلے پیر تھوڑے لمبے ہوتے ہیں۔ ہرن کے پیروں میں آٹھ کھر ہوتے ہیں جب کہ کستوری ہرن کے سولہ کھر ہوتے ہیں۔ اس کی پونچھ کافی چھوٹی اور بنا بالوں کے ہوتی ہے۔ اس کی اونچائی صرف چالیس سے پچاس سینٹی میٹر تک ہوتی ہے اور وزن صرف آٹھ سے دس کلوگرام کے درمیان۔ یہ بے حد تنہائی پسند جانور ہے جو عام طور پر گھنے جنگلوں، بانس کی جھاڑیوں اور چٹانوں کی آڑ میں آرام کرتے رہتے ہیں۔ جاڑے میں بھی یہ اپنا ٹھکانہ نہیں بدلتے۔ کستوری ہرن، ہری گھاس، پتیاں، جھاڑیوں پر اگی ہوئی چھوٹی چھوٹی کونپلوں اور زمین سے کھودی جڑی بوٹیاں کھاتے ہیں۔

یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ یہ دن چھپنے کے بعد ہی اپنی غذا کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ ان میں بے حد پھرتی ہوتی ہے اور ان کے سونگھنے کی صلاحیت بھی تیز ہوتی ہے۔ کسی خطرے کو بھانپ کر یہ لمبی اور اونچی قلانچیں بھرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس سیدھے سادے جانور کی ایک عادت یہ ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد مڑ کر پیچھے دیکھتا ہے۔ یہی عادت اس کی زندگی کے لیے خطرہ بن جاتی ہے۔

ہمارے ملک میں کستوری ہرن اترا کھنڈ، کشمیر، ہماچل پردیش اور سکم کے کچھ حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اترا کھنڈ صوبے کا ریاستی جانور ہے۔ ہندوستان کے علاوہ کستوری ہرن، چین، میانمار، بھوٹان، پاکستان، افغانستان اور روس میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کی ناف میں کستوری کی تھیلی ہوتی ہے جس میں عام طور پر 30 سے 45 گرام کستوری رقیق (Liquid) کی شکل میں ہوتی ہے۔ عالمی بازار میں کستوری کی بہت مانگ ہے۔ اس کا استعمال دوا سازی اور عطر میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے انسان اس کا شکار کرتا ہے۔ اس لیے یہ جانور آج آہستہ آہستہ غائب ہوتے جا رہے ہیں، لیکن کچھ دہائیوں سے حکومت ان کے تحفظ کی کوشش فکر رہی ہے جس کی وجہ سے ان کے بچنے کی امید جگی ہے۔

○○